

خُدا کی خواہش ہمارے لیے، اور اُس کا کام ہم میں

نمبر 3486

ایک خطبہ

جو جمعرات، 18 نومبر، 1915 کو شائع ہوا

واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن

جائے وعظ: میٹروپولیٹن ٹیبیرنیکل، نیوٹنگٹن

تاریخ وعظ: 11 اگست، 1870

"دیکھ، تُو باطن میں راستی کو چاہتا ہے، اور پوشیدہ جگہ میں تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔"

زبور 51:6

کیا ہی نمایاں تضاد یہاں ظاہر ہے — اور غالباً یہی مقصود بھی ہے! اس آیت سے پہلے، داؤد انسانی فطرت کو اُس کی اصل حالت میں بیان کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ وہ بدی میں صورت دیا گیا، اور گناہ میں اُس کی ماں نے اُسے جنا۔ چنانچہ اُس کی پوری فطرت میں، ابتدائے آفرینش سے ہی، بدکاری اور خطا موجود تھی۔ لیکن خُدا کی خواہش اس کے بالکل برعکس ہے، چنانچہ داؤد نے محسوس کیا کہ وہ ویسا نہ تھا جیسا خُدا اُسے چاہتا تھا۔

خُدا باطن میں راستی چاہتا ہے، لیکن اُس کا دل خُدا کے لیے دغاباز رہا۔ خُدا اُسے حکمت میں کامل دیکھنا چاہتا تھا، لیکن وہ تو اپنی پیدائش ہی سے ایسے نادان تھا جیسے کہ جنگلی گدھے کا بچہ۔ پس غور کر، کہ جتنی دُوری قطبین کے درمیان ہے، اتنی ہی دُوری انسان کی فطرت اور اُس فطرت کے درمیان ہے جو خُدا کو پسند ہے۔

یہ کہنا واجب ہوگا کہ قدیم مترجمین اور مفسرین نے اس آیت کو ہمارے ترجمے سے کچھ مختلف پڑھا ہے، حالانکہ مجھے یقین ہے کہ ہمارا موجودہ ترجمہ درست ہے۔

کالون اور اُس سے پہلے کے مفسرین کا خیال تھا کہ داؤد یہاں یوں کہتا ہے

تُو باطن میں راستی کو چاہتا تھا، اور پوشیدہ مقام میں تُو نے مجھے حکمت سکھائی — یعنی ماضی کے صیغے میں۔"

— اور انہوں نے یہ سمجھا کہ داؤد یہ بات اس لیے کہہ رہا ہے تاکہ اپنے گناہ کی معذرت کو بے بنیاد ظاہر کرے میں ایسا نہ تھا کہ کچھ نہ جانتا ہوں؛ ایسا نادان نہ تھا کہ تیرا قانون نہ جانتا۔ نہ ہی مجھے گناہ یا پاکیزگی کی معرفت سے محروم رکھا گیا۔ تُو نے مجھے حکمت سکھائی؛ میں نے تیرے روح کی قدرت کو اپنے باطن میں محسوس کیا۔ میرے دل کے پوشیدہ گوشوں میں تُو نے مجھے پہچان بخشی، پھر بھی میں برگشتہ ہوا اور اس قبیح گناہ میں گر پڑا — زنا اور "خونریزی کا ارتکاب کیا۔"

اگر یہی ترجمہ درست ہو — اور اس کے درست ہونے میں کوئی مانع نہیں — تو یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو وہ گناہ اور زیادہ سخت شمار ہوتا ہے۔

برگز نہ کہو کہ چونکہ وہ شخص ایماندار ہے، اس لیے اُس کا گناہ چھوٹا ہے۔ نہیں! بلکہ اگر وہی گناہ کوئی اور کرے، تب بھی وہ گناہ ایک ایماندار کی طرف سے کہیں زیادہ بھیانک ہوتا ہے۔

بہیگانہ شخص اگر مجھ پر الزام لگائے، تو وہ کچھ اور بات ہوگی،

لیکن اگر میرا بیٹا وہی بات کہے تو یہ احسان فراموشی اور بے محبتی ہوگی۔

وہ تُو ہی تھا، ایک انسان، میرا ہمارا، میرا دوست! — یہی وجہ تھی کہ یہوداہ کی دغابازی نے نجات دہندہ کو اتنا دکھ پہنچایا۔ جو شخص خُدا کے دل کے قریب ہو، اُس کا گناہ خُدا کو اور زیادہ نفرت انگیز محسوس ہوتا ہے۔

اگر جس سے تُو محبت کرتا ہے وہ درد میں ہو،
تو اُس کا ایک دانت کا درد بھی تجھے زیادہ تکلیف دیتا ہے
بہ نسبت کسی اجنبی کی شدید بیماری کے۔

پس گناہ ایک ایسا مرض ہے جو جب خُدا اپنے محبوب فرزند میں دیکھتا ہے، تو اُس سے غمگین ہوتا ہے اور جلد اُسے مٹا کر شفا بخشتا ہے۔

کبھی بھی اس لیے گناہ سے غافل نہ ہو کہ تُو ایماندار ہے
—بلکہ اور بھی زیادہ چوکنا رہ، کہ تُو اُس کا ہے

اے خُدا! میری ضمیر کو ایسا بیدار رکھ"
جیسے آنکھ کی پتلی،
جب گناہ قریب آئے
تو میری جان کو جگا دے
"اور جاگتے رہنے دے۔"

اب ہم واپس آتے ہیں اُس آیت کی طرف، جیسا کہ یہ ہمارے نہایت اعلیٰ و ارفع، بے نظیر، اور غالباً ناقابلِ اصلاح ترجمہ مقدّس میں
—درج ہے
:اور یہاں دو باتیں ہمارے سامنے ہیں
اَوّل، خُدا کی خواہش۔

اور دوسرے نمبر پر، ہم دیکھتے ہیں خُدا کا کام۔
"تُو باطن میں راستی کو چاہتا ہے۔" پھر آگے: "اور پوشیدہ جگہ میں تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔"
پس آئیے پہلے غور کریں

I

خُداوند کی خواہش ہمارے لیے :

جو کچھ خُدا کو پسند آتا ہے، وہ نہایت اعلیٰ، بیش قیمت، اور لازماً لائقِ طلب ہوتا ہے۔
ہر دانا شخص اُسی چیز کو چاہے گا جسے لانتہا حکمت رکھنے والا خُدا چاہتا ہے۔
یقیناً وہ شے جسے خُدا اپنی بے پایاں خواہش کا مرکز بنائے، وہ بے حد قیمتی اور اہم ہوگی۔

اب دیکھو، یہ خواہش کیا ہے؟
اور پہلی بات جو ہم کہیں گے، وہ یہ ہے کہ یہ خواہش باطنی امور سے تعلق رکھتی ہے۔
"تُو باطن میں راستی کو چاہتا ہے۔"

—خُدا نے انسان کو فقط ظاہری نہ بنایا، بلکہ اُسے باطن بھی عطا فرمایا
نہ فقط یہ جسمانی اعضا، بلکہ وہ زندہ، سوچنے والا، حکم دینے والا رُوحانی وجود بھی جو ان گوشت و خون کے اعضاء پر
حکمرانی کرتا ہے۔

خُدا، پس، ہماری ہر بات میں اِس امر کو دیکھتا ہے کہ ہم اُسے اپنے باطنی وجود سے انجام دیں
،اور وہ ہمارے اعمال کو فقط اُن کی ظاہری صورت سے نہیں پرکھتا
بلکہ اُن کے محرکات، روح، اور غالب خواہش کی بنیاد پر جانچتا ہے۔

چونکہ اُس نے ہمارے باطن کو تخلیق کیا
اُس کی نظر ہمیشہ ہماری پیچیدہ رُوحانی مشینری پر مرکوز رہتی ہے؛
وہ اُس کے ہر پرزے کو جانتا ہے
،یہ بھی جانتا ہے کہ کب کوئی کڑی بگڑ گئی
کب اندرونی نظام میں خرابی آ گئی۔

کچھ بھی اُس کی حضوری اور علم سے پوشیدہ نہیں۔
وہ دلوں کو جانچتا ہے، اور بنی آدم کی ریٹیں آزماتا ہے۔

اور جیسا کہ یہاں بیان ہوا
اُس کی خواہش کسی ظاہری عمل، زبان کی چالاکی
یا کسی مذہبی رسم و رواج سے نہیں
بلکہ سب سے پہلے باطنی حصے سے ہے۔

اے عزیز سامع، اِس سے یہ سیکھ کہ دین داری میں سب سے زیادہ قیمتی چیز اُس کا باطنی پہلو ہے۔
تیرا سب سے پہلا اور بڑا معاملہ اپنے خُدا کے ساتھ تیرے باطن کے ساتھ ہے
تیرے اصلی وجود کے ساتھ

اگر تُو اپنے باطن کو پاک کر لے
تو تیرا ظاہر بھی خود بخود درست ہو جائے گا۔
پہلے پلیٹ کے اندرونی حصے کو دھو
پھر بیرونی حصہ بھی صاف ہو جائے گا۔
گھر کی بیرونی دیواروں کو بعد میں سفید کیا جا سکتا ہے
لیکن پہلا کام یہ ہے کہ اپنے دل کے خفیہ کمرے میں جھانک کر دیکھ
کہ وہاں کیا ہے۔

سچا دین باہر سے شروع نہیں ہوتا کہ اندر تک پہنچے
بلکہ وہ اندر سے پھوٹتا ہے اور باہر ظاہر ہوتا ہے۔
چراغ پہلے فانوس کے اندر روشن ہوتا ہے
تب ہی وہ باہر روشنی پھیلانے لگتا ہے۔

پس تیرے باطن کو اپنی اولین توجہ بننے دے۔

لیکن افسوس، زیادہ تر مذہبی لوگ ایسا نہیں سوچتے۔
کیا وہ اتوار کو عبادت کے گھر نہیں جاتے؟
کیا وہ کبھی کبھار اپنی بائبل نہیں پڑھتے؟
کیا اُن کے لبوں پر دعاؤں کا ایک چلتا ہوا سا رُوپ نہیں؟
کیا انہوں نے گالیاں دینا چھوڑ نہیں دیا؟
کیا وہ پربیزگار اور ایماندار نہیں؟

—یہ سب تو فقط بیرونی باتیں ہیں
چند رسومات، جیسے ہیئتسمہ، عشائے ربانی
اور دیگر اعمال جنہیں وہ شامل کرتے ہیں
اور وہ شخص اپنے آپ کو مکمل سمجھتا ہے
حالانکہ اُس نے ابتداء ہی نہیں کی
کیونکہ یہ سب کچھ بے معنی ہے جب تک دل اندر سے پاک نہ کیا جائے
اور خُدا کی طرف سے درست نہ ٹھہرایا جائے۔

اے عزیز سامع، جو کچھ بھی تُو چھوڑے
—اپنے دل کو مت چھوڑ
"اے میرے بیٹے، اپنا دل مجھے دے"
یعنی یہ دیکھ کہ تُو اپنے خُدا سے اپنے سارے دل اور جان سے محبت رکھتا ہے—
اور تیرا دین تیرے اصلی، باطنی، اور وجود کے جوہر سے وابستہ ہے۔

—کیونکہ خُدا کی یہی خواہش ہے
پس تیری فکر بھی اسی طرف ہو۔

—پھر میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ خُدا راستی کو عزیز رکھتا ہے
—وہ راستی کو تلاش کرتا ہے
اور یہاں اُس سے مراد ہے، ریاکاری کے برخلاف راستی۔

دل میں ریاکاری ایک مہلک مرض ہے۔
 اگر تیرا دین فقط ایک دکھاوا ہے،
 اگر تیرا دل سیاہ ہے، اگرچہ چہرہ روشن ہو،
 اگر کونیں میں گند ہے،
 تو پھر بھی تُو برباد ہے اگرچہ بالٹی میں کچھ صاف پانی نظر آ جائے۔

پاک، راستباز، اور قدوس خُدا ریاکاری سے نفرت رکھتا ہے۔
 شاید ہی کوئی اور شے اُس اعلیٰ ترین کے نزدیک
 اتنی مکروہ ہو جتنی یہ کہ
 ظاہری الفاظ سے اُسے دھوکہ دیا جائے
 جبکہ دل اور فطرت کی اصلیت اُس سے دُشمن ہو۔

—خُدا محض نمود سے نفرت کرتا ہے
 وہ راستی چاہتا ہے، نہ کہ ریا۔

بعض ایسے بھی ہیں جو دانستہ طور پر منافق نہیں
 لیکن اُن کی ساری فیض کی حالت فقط نمائش ہے۔
 خُدا کے متعلق اُن کا سارا علم صرف نظریاتی ہے۔
 اُن کے تمام مذہبی تجربات محض خیال پر مبنی ہیں
 اور جو کچھ وہ خُدا کے ساتھ رفاقت کہتے ہیں
 وہ سراسر فریب ہے۔

تمام بات محض ایک بُلبُلہ ہے۔ رنگ اُس کے خوشنما ہیں، لیکن وہ جلد مٹ جائے گا — وہ پائدار اور حقیقی نہیں، بلکہ صرف
 ایک بیرونی سایہ ہے اور اُس میں کوئی حقیقت نہیں۔ خُدا باطن میں سچائی چاہتا ہے — حقیقی توبہ، حقیقی ایمان، زندگی بخش
 دینداری، خُدا کے ساتھ حقیقی شراکت۔ وہاں ہر چیز ویسی ہی ہو جیسی کہ وہ دعویٰ کرتی ہے، کیونکہ خُدا سچائی — یعنی حقیقت
 — کو باطن میں چاہتا ہے۔

کیا یہ بھی تیسری بات کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ خُدا سچائی کو جھوٹ کے مقابل چاہتا ہے؟ بعض اشخاص دل کی گہرائی میں
 سچائی کے برعکس جھوٹ کو سچے دل سے تھامے رکھتے ہیں۔ میں ہرگز شک نہیں کرتا کہ بہت سے لوگ جھوٹے دین کو
 سچے دل سے مانتے ہیں، جتنا کہ کوئی شخص سچے دین کو۔ لیکن محض ایک جھوٹ کو دل سے ماننا اُسے سچ نہیں بنا دیتا۔ اور
 اگر وہ کسی غلط راہ پر چلتا ہے، تو وہ راہ، چاہے کتنی ہی اخلاص سے اختیار کی گئی ہو، اُسے غلط انجام تک پہنچائے گی۔

خُدا چاہتا ہے کہ تیرے دل میں سچائی ہو، نہ کہ غلطی۔ خواہ وہ غلطی تیرے دل ہی میں کیوں نہ ہو، خُدا کی نظر میں یہ قابلِ قبول
 نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ دل میں سچائی ہو — اُس کی ذات کے بارے میں، اُس کے بیٹے کے بارے میں، اُس کی روح کے بارے
 میں، تیرے اپنے گناہ کے بارے میں، نجات کی راہ کے بارے میں — ہر اُس بات کے بارے میں جو اُس نے ظاہر کی ہے۔ وہ
 "چاہتا ہے سچائی — باطن میں سچائی۔"

اب ان دونوں باتوں کو اکٹھا کر — خُدا سچائی کو چاہتا ہے، اور وہ سچائی باطن میں چاہتا ہے۔ کیا یہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا
 کہ ہماری عقل کی تمام قوتیں سچائی سے متاثر ہوں؟ اور ہماری عقل کی تمام قوتیں الہی سچائی سے ہم آہنگ ہوں؟ میں جو عرض
 کرتا ہوں، وہ یہ ہے — ہم علم رکھتے ہیں — خُدا چاہتا ہے کہ وہ علم سچا ہو۔ بہت سا علم ایسا ہوتا ہے جو حقیقت میں علم نہیں
 ہوتا۔

شاید ایک شخص مسیح کو جانتا ہے، اُس نے کسی سے سُننا یا کسی کی زندگی دیکھی، لیکن وہ اپنے دل میں سچائی سے مسیح کو
 نہیں جانتا۔ محض حرفی جان پہچان سے ہوشیار رہو۔ محض نظری علم سے خبردار رہو! خُدا چاہتا ہے کہ تُو جو کچھ اُس کے
 بیٹے کے بارے میں جانتا ہے، وہ حقیقی، سچا علم ہو۔

خطرہ بہت ہے جب ہم مسیحیوں کے درمیان رہتے ہیں کہ ہم دوسروں کے تجربات کو اپنا سمجھنے لگتے ہیں۔ وہ اپنے دُکھوں کا
 ذکر کرتے ہیں — ہم اُنہیں سُنتے ہیں۔ شاید ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بھی اُن دُکھوں میں شریک ہیں۔ ہم بھی ویسی ہی باتیں کرنے
 لگتے ہیں۔ اُن کی خوشیوں کے بارے میں سُنتے ہیں، اور اوہ! یہ بہت آسان ہے یہ خواب دیکھ لینا کہ ہم بھی اُن خوشیوں میں
 شریک ہوئے۔ ہم اُن کی زبان بولنے لگتے ہیں۔ یہی ریاکاری کی ابتدا ہے — اور یہ ابھی ختم نہیں ہوئی — بلکہ بہت عام ہے۔

لیکن دوسروں کا لیا ہوا تجربہ اور اُس کے مطابق زبان بولنا — یہ خالص دلوں کے لیے سخت نفرت انگیز چیز ہے، اور خُدا کی نظر میں بھی نہایت مکروہ۔ خُدا نہیں چاہتا کہ تیرے ذہن محض الفاظ سے بھرے ہوں، نہ ہی یہ کہ تُو محض عقائد سے خود کو دھوکہ دے۔

وہ چاہتا ہے کہ تُو اپنے دل میں گناہ کی مجرمانہ حیثیت کو جان — توبہ کے آنسوؤں کے ساتھ؛ اُس قیمتی خون کی قدرت کو جان — اُسے حاصل کر کے جو وہ پاکیزگی لاتا ہے؛ اور ایک مسیحی ہونے کے غموں اور خوشیوں کو جان — خود مسیحی بن کر۔ "وہ چاہتا ہے سچائی — اُس جگہ جہاں تیرا علم محفوظ ہے — "باطن میں۔"

پھر خُدا چاہتا ہے کہ ہماری خواہشات میں بھی سچائی ہو۔ ہم سب، میرا گمان ہے، نجات کی خواہش رکھتے ہیں — لیکن اوہ! کتنی سی ایسی خواہشیں ہیں جن میں سچائی نہیں! "ہاں"، ایک شخص کہتا ہے، "میں نجات پانا چاہتا ہوں"، لیکن وہ اپنے گناہ کو چھوڑنے کو تیار نہیں۔ وہ نجات چاہتا ہے اور دُعا شروع کرتا ہے، لیکن اُس کی نیکی جلد مٹ جاتی ہے۔ دُعا اُس کے لیے بوجھ بن جاتی ہے — اُس نے دُعا کرنا سیکھا نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ وہ خُدا کی تعلیم کا مشتاق ہے، لیکن وہ دھیان سے نہیں سنتا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ خُدا کی مرضی کے تابع ہونا چاہتا ہے، لیکن پھر بھی وہ بغاوت کرتا اور اُس کی مرضی کے خلاف ٹھوکر کھاتا ہے۔

یہ عیب ہے کہنا، "میری خواہش یہ ہے" اور "وہ ہے"، جب میرا طرز عمل اُس کے بالکل خلاف ہو۔ اگر میں شمال کی طرف جانا نہیں چاہتا، تو میں رضاکارانہ طور پر جنوب کا رُخ نہیں کروں گا۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہماری خواہشات سب کی سب سچی ہوں۔ اوہ! خود کو دھوکہ نہ دینا کہ تمہاری خواہشیں مقدس ہیں جب تک وہ حقیقتاً نہ ہوں۔ یہ مت سمجھنا کہ تمہاری خواہشیں خُدا کی طرف ہیں جب تک کہ وہ واقعی ویسی نہ ہوں — وہ ہماری خواہشات میں سچائی چاہتا ہے۔

اسی طرح خُدا ہماری تمام محبتوں میں سچائی چاہتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم خُدا سے محبت رکھتے ہیں، لیکن میں خود سے پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں — اور تم سے بھی کہ تم خود سے یہ سوال کرو — کیا واقعی تُو خُدا سے محبت رکھتا ہے؟ کیا تُو واقعی اُس سے محبت کرتا ہے؟ اگر وہ یہاں ہوتا، اور تیری جان سچ بولتی، اور یہ سوال ہوتا، "شمعون بن یونا، کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟" — تو جواب کیا ہوتا؟

اور درحقیقت، آج رات تجھ سے یہ سوال کیا جائے گا—جب تُو اپنے گھر لوٹے گا، تو ممکن ہے کہ کسی نئی صورت میں یہ تجھ پر ظاہر ہو۔ تیری برداشت آزمائی جائے گی۔ اگر تُو اُس سے محبت رکھتا ہے، تو اُس کے حکموں کو مان، اور سب آدمیوں کے ساتھ صبر کر۔ تُو آج رات کسی نقصان یا مصیبت سے آزما یا جا سکتا ہے—اگر تُو اُس سے محبت رکھتا ہے، تو اُس کا صلیب اٹھا کر خوشی سے اُس کے پیچھے چلے گا۔

دیکھ کہ تیری محبت کیسی ہے۔ "اپنے آپ کو پرکھو، آیا تم ایمان میں ہو؛ اپنے آپ کو آزماؤ۔" تیری محبتیں کہاں مرکوز ہیں؟ کیا وہ وہاں ہیں جہاں کیڑا اور زنگ بگاڑتے ہیں، یا وہاں جہاں ابدیت میں نہ بگاڑ ہے نہ چوری جو تجھے تیرے خزانے سے محروم کرے؟ "جہاں تیرا خزانہ ہے، وہیں تیرا دل بھی ہوگا۔"

خُدا یہ نہیں چاہتا کہ تُو کہے، "میں محبت رکھتا ہوں"، جب کہ تُو محبت نہ رکھتا ہو، یا کہے، "سلامتی، سلامتی"، جب کہ وہاں سلامتی نہ ہو، اور ایک دغا باز ہوسہ دے۔ وہ تیری محبت میں سچائی چاہتا ہے۔ کیا تیرا دل راست ہے؟ آہ! یہ سوال پوچھنا آسان ہے، پر اُس کا جواب دینا آسان نہیں—ہاں، اگر تُو بے سوچے سمجھے جلدی میں جواب دے، تو شاید وہ جھوٹا ہو۔

لیکن اگر تُو اُس چٹان پر قائم ہونا چاہتا ہے، اُس بنیاد پر جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، تو تُو یوں کہے گا، "اے خُدا! مجھے جانچ، مجھے آزما، اور میری راہوں کو پہچان؛ اور دیکھ، اگر کوئی بدی کی راہ مجھ میں ہے، تو مجھے راہ ابدی پر چلا۔ میری مدد کر کہ میں اپنے دل کی پوری نگہبانی کروں، کیونکہ اُسی سے زندگی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔" کاش کہ میری محبتوں کے باطن میں سچائی ہو۔

پس خُدا چاہتا ہے کہ ہمارے جذبات میں بھی سچائی ہو۔ مثال کے طور پر، خوف کا جذبہ—یہ ایسے لغو اور بے معنی باتوں سے نہ ابھرے جیسا کہ بعض میں ہوتا ہے۔ یہ جھوٹا خوف ہے جو ایک مسیحی کے دل میں نہیں آنا چاہیے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انہیں خُدا کا خوف ہے، کچھ کہتے ہیں کہ انہیں خُدا میں خوشی ہے، کچھ مٹھاس سے بھرپور سلامتی کی بات کرتے ہیں، اور کچھ خُدا میں پاک مسرت کی گفتگو کرتے ہیں۔ لیکن ایک بات ہے ان باتوں کو کہنا، اور دوسری بات ہے انہیں رکھنا۔ خُدا چاہتا ہے کہ جب تُو اُس کے حضور ہو (اور تُو ہمیشہ اُس کے حضور ہے)، تو تیرے سب جذبات سچے ہوں۔

اکثر ہم دُعا میں وہ باتیں کہتے ہیں جو دل نہیں کہتا، اور شاید آج رات واعظ بھی تجھ سے کچھ ایسی باتیں کہہ دے جنہیں وہ خود پوری طرح نہیں جانتا۔ ہم ایسا کرنے کے عادی ہیں۔ لہذا ہمیں بہت زیادہ جاگتے رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ جو کچھ بھی ہم

میں جھوٹا ہے، وہ خُدا کے حضور مقبول نہیں۔ صرف وہی جو سچ سے ہے، وہی جو مسیح یسوع کی سچائی سے آتا ہے، جو خود "راست، سچائی اور زندگی" ہے—صرف وہی خُداوند ہمارے خُدا کو پسند آتا ہے۔

اسی طرح میں فہم کا ذکر کر سکتا ہوں۔ خُدا چاہتا ہے کہ وہاں سچائی ہو، نہ کہ کڑوی کو میٹھا اور میٹھی کو کڑوا ٹھہرایا جائے۔ میں مرضی کا ذکر کر سکتا ہوں۔ انسان کی مرضی خُدا کے تابع ہو، اور خوشی سے اُس کی فرمان بردار ہو—وہ چاہتا ہے کہ وہاں سچائی ہو۔ انسان کے اندر جو کچھ بھی ہو، جو بھی قابلیت، قوت یا نعمت اُسے ملی ہو، وہ سب کے سب سچائی سے اُس کے قدموں پر رکھے جائیں، اور ہمارے باطنی جہاں کا ہر پہلو اُس سچائی کے تابع ہو جیسا کہ وہ یسوع میں ہے۔

باطن میں سچائی سے جینا بڑی بات ہے، کیونکہ ہم اکثر اپنے دلوں میں جھوٹ بولتے ہیں۔ احمق نے اپنے دل میں کہا، "کوئی خُدا نہیں۔" ہم اپنے دل میں جھوٹ بول سکتے ہیں—چوری، ڈاکہ، قتل تک کر سکتے ہیں۔ ہاں، ہمارا دل ایک ایسا مذبح بن سکتا ہے جہاں ہم تمام دُنیا کو قتل کریں، اگرچہ ہم نے کبھی کسی پر ہاتھ بھی نہ اٹھایا ہو، اور اپنے دل میں ہم خُدا کے تخت کو مٹا سکتے ہیں—ہاں، خود خُدا کو—کیونکہ ہم ایسا اُس وقت کرتے ہیں جب ہم چاہتے ہیں کہ کاش خُدا نہ ہوتا۔

میں نہیں جانتا کہ ہمارے دلوں میں کیا کچھ چھپا ہو سکتا ہے—ایک چھوٹی سی جہنم، ایک بڑا دوزخ چھوٹے سے دل میں۔ اے خُدا! تُو ہم پر نظر کر، اور سب جھوٹی باتوں کو مٹا دے، اور ہمارے باطن میں سچائی قائم فرما۔

اب سن لے، پیشتر اس پہلو سے آگے بڑھوں، جب ہم کہتے ہیں کہ خُدا کی بڑی خواہش یہ ہے کہ ہمارے باطن میں سچائی ہو، تو ہم یہ نہ سمجھیں کہ وہ ہمارے ظاہر اعمال، الفاظ اور دیگر ظاہری باتوں سے بے پرواہ ہے۔ برخلاف، چونکہ وہ پاکیزگی اور فُدوستی کا محب ہے، اسی لیے وہ دلوں کی زیادہ قدر کرتا ہے، کیونکہ سچے دل والا شخص سچ بولنے والا اور سچ سے محبت رکھنے والا بھی ہوتا ہے۔

کے sovereign اگر تُو نے چشمے کو پاک کر دیا، تو اُس سے ناپاک پانی نہیں نکل سکتا۔ اگر ایک بار تُو اندر سے فضلِ وسیلے سے پاک کیا گیا، تو جو کچھ باہر ظاہر ہوگا وہ بھی اُسی باطن کا عکس ہوگا۔ تُو شیطان کو دل میں رکھ کر فرشتہ کا چہرہ نہیں اوڑھ سکتا، لیکن اگر تیرے دل میں فرشتہ بسا ہو تو تُو شیطان کا چولا پہن نہیں سکتا—یہ ممکن نہیں۔ جہاں یسوع مسیح باطن میں بادشاہی کرتا ہے، وہاں اُس کی حضوری کا جلال ظاہر میں بھی چمکتا ہے۔

تُو اپنے پڑوسیوں اور دوستوں کے لیے راستباز انسان ہو سکتا ہے، اپنے دشمنوں کے لیے بخشنے والا اور نرم دل ہو سکتا ہے، اور اپنے خُدا کے حضور ایک سچا، پارسا شخص بن سکتا ہے، اگر تُو ہر چیز میں باطن میں راست ہو، اور باطن میں پارسا ہو۔ خُدا کرے کہ ہم ویسے ہی ہوں جیسے وہ ہمیں چاہتا ہے — کہ ہمارے باطن میں سچائی ہو۔

اب ہم عبارت کے دوسرے حصے کی طرف بڑھیں۔

II

خُدا کا کام ہم میں

میں نہایت شکر گزار ہوں کہ دوسرا فقرہ پہلے کے بعد آتا ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم سب یقیناً لرز جاتے۔ "دیکھ، تُو باطن میں سچائی کو چاہتا ہے۔" "ہاں،" ہم کہہ سکتے ہیں، "پر اے خُداوند! ہم اسے کیسے اپنے باطن میں لا سکتے ہیں؟ ہم جو ناپاک ہیں، کیسے پاکیزہ ہو سکتے ہیں؟ تُو کہہ سکتا ہے، "تُو پاکیزہ ہو جائے گا،" پر اے خُداوند! ہم خود اسے تیرے حضور کیسے "لائیں؟ ہم جو ناپاک ہیں، اپنے آپ کو کیسے صاف کریں؟"

کیا کُوشی اپنی کھال کو، یا جینا اپنے داغوں کو بدل سکتا ہے؟ مگر اب یہ آتا ہے، ایک "اور" کے ساتھ جُڑا ہوا—ایک مبارک بندھن جو کبھی توڑا نہیں جا سکتا—"اور تُو مجھے اندرونی حصہ میں حکمت سکھائے گا۔" اب اُو، اس مبارک تشجیع کے کلام "کو دوبارہ دیکھیں—" اور باطن میں، "اُس پوشیدہ مقام میں،" تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔

غور کر کہ جہاں اندر سب کچھ گرا ہوا ہے، وہیں خُدا اپنا کام کرے گا۔ وہ ہم سے ابتدا کرنے کو حقیر نہیں جانتا، خواہ سب کچھ بگاڑ میں ہو، سب کچھ داغدار اور ناپاک ہو۔ جب اُس نے دُنیا کو پیدا کیا، تب اُس کے پاس کوئی مدد نہ تھی، پر کوئی مخالفت بھی نہ تھی۔ گہراؤ کے چہرہ پر اندھیرا تھا، اور بدنظمی حکمرانی کر رہی تھی، مگر یہ منفی چیزیں تھیں، جو اُس کے حکم پر فوراً جاتی رہیں۔

لیکن گرے ہوئے دل میں مخالفت بہت ہے، اور وہ بھی شدید مخالفت۔ انسان شدت سے اپنے آپ کو بریاد کرنے پر ٹلا ہوا ہے، اور خُدا کے فضل کی مخالفت کرتا ہے۔ اگر وہی نہ ہوتا جس نے دُنیا کو خلق کیا، جو دوبارہ اپنے ہاتھ کو کام میں لاتا ہے کہ ہمارے اندر نیا دل پیدا کرے، تو ہم اپنی ہلاکت میں، اپنی مجرمانہ حالت اور بلند تر خُدا کے خلاف دشمنی میں قائم رہتے۔

اب دیکھو، کیا تسلی بخش بات ہے کہ خُدا ہمارے اندرونی حصہ سے معاملہ کرے گا—ہمارے باطن سے! وہ ناپاک مشینری اور دل کی چکی کو چھونے کو حقیر نہیں جانتا۔ اگر ہمیں کہا جائے کہ ہم کسی ناسور کو چھوئیں، یا کوڑھی کو ہاتھ لگائیں، تو ہم کانپ اُٹھیں—پھر سوچو کہ پاک خُدا کے لیے یہ کیسا ہوگا کہ وہ ایک ناپاک دل سے، بگڑی ہوئی محبتوں اور بگڑی ہوئی مرضی اسے معاملہ کرے!

ہم اُن کچھ غریب لوگوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو اپنا گزر بسر بدبو دار گندے نالوں میں کام کر کے کرتے ہیں، پر اُہ! یہ سب دل کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں! پھر بھی خُدا کی لانتہا رحمت، اُس کی فروتنی، اور قادرانہ فضل نیچے جھک آتے ہیں کہ ہمارے باطن سے معاملہ کریں۔ خُدا کی فروتنی پر تعجب کرو، اور تُو، اے گمشدہ شخص، اپنے لیے اُمید رکھ، کیونکہ خُدا تیرے باطن سے معاملہ کرے گا۔

اب دھیان دے کہ میرے باطن میں، "تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔" دیکھ، اِس کلام کی عظمت کو! کوئی اور انسان کو حقیقی طور پر دانشمند نہیں بنا سکتا—روحانی، اندرونی، اور ابدی دانشمند—سوائے خُدا کے۔ یہاں پھر میں خُدا کی فروتنی پر زور دوں گا۔ ایک مقام پر ہم اُسے دھونے والا کہتے ہیں، دوسرے مقام پر ہم اُسے شفا دینے والا پکارتے ہیں، اور یہاں ہم اُسے سکھانے والا مانگتے ہیں۔ کیا وہ ہمارا اُستاد بنے گا؟ کیا وہ ہمیں جیسے ہم ہیں، سنبھالے گا، اور ہمارے باطن کو سنبھالے گا کہ اُس میں اپنی حکمت سکھائے؟ ہاں، وہ ضرور کرے گا۔

وسائل استعمال ہوتے ہیں، یہ میں جانتا ہوں—اُس کے خادم، اُس کا کلام، اُس کی مصلحت—پر ہم ان سے کبھی نہ سیکھیں گے جب تک کہ وہ خود ہمیں سکھانے نہ آئے۔ یہ سب تو مکتب کے اسباب ہیں، کتب، تختی، قلم۔ لیکن اُستاد خود آ کر جب انہیں سمجھاتا ہے، جب وہ اپنا کلام دل پر اتارتا ہے، تب ہی ہم سیکھتے ہیں۔ یہ اُسی کا حق ہے، صرف اُسی کا، کہ دل سے بات کرے اور احمقوں کو دانشمند بنائے۔

پاک رُوح القدس یہ کرے گا۔ "تُو مجھے باطن میں حکمت سکھائے گا۔" اے مبارک رُوح! تُو گناہ، راستبازی، اور آنے والے انصاف کا مجھے قائل کرے گا—تُو مسیح کی باتیں لے کر مجھے دکھائے گا—تُو مجھے، جو ایک نالائق شاگرد ہوں، حقیر نہ جانے گا۔ تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔

اور تُو، اے خُدا کے عظیم بیٹے! تُو بھی مجھے سکھائے گا—تُو اپنی مثال، اپنی قربانی، اور اپنے حکم سے میری تربیت کرے گا تاکہ میں حکمت کو جان سکوں۔

اور تُو، اے عظیم باپ! تُو بھی ہمیں بیٹوں کی مانند سنوارے گا، اور اپنے تادیبی ہاتھ کے ذریعے ہمیں سکھاتا جائے گا، یہاں تک کہ ہم حکمت کو جان لیں۔

دیکھ، خُدا کیسے ہمارے باطن سے معاملہ کرتا ہے، اور یہی خُدا کا کام ہے۔

اور اب، "باطن میں تُو مجھے حکمت سکھائے گا"—مجھے۔

یہ داؤد ہے جو کلام کرتا ہے، لیکن میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ تمہارے لیے بھی بول رہا ہے۔ "مجھے حکمت سکھا۔" اب دیکھو، وہ کون تھا جس نے یہ الفاظ کہے؟ وہ داؤد تھا، ایک بڑا گناہگار—صاف لفظوں میں کہوں تو ایک زانی اور قاتل—لیکن پھر بھی وہ کہتا ہے، "تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔" یہ تو بہت نالائق شاگرد ہے جس سے ابتدا کی جائے—ایک ایسا کھردرا پتھر جس پر "عظیم سنگتراش کاری کرے، لیکن داؤد کہتا ہے، "تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔"

میں نے کہا، گناہگار تھا، مگر وہ ایک ایسا گناہگار تھا جس کا گناہ علانیہ تھا۔ لوگ اُس کے گناہ سے واقف تھے—وہ مدبوشوں کا گیت بن چکا تھا، اور کفار کا نشانہ۔ اُس کا کردار کچھ مدت کے لیے مٹ چکا تھا—لوگ داؤد کے گناہ کا چرچا کرتے تھے۔ اُہ! لیکن تُو مجھے—یعنی اسرائیل کے سب سے بڑے احمق کو (کیونکہ میں شک نہیں کرتا کہ وہ خود کو ایسا ہی سمجھتا تھا)—تُو مجھے حکمت سکھائے گا؛ تُو مجھے، میری رسوائی اور ننگ سے، اب بھی اٹھا لے گا۔

یاد رکھو، یہ وہی کہہ رہا ہے جو توبہ کرنے والا تھا، شدید پشیمان اپنے کیے پر۔ تُو حکمت کو کیسے جان سکتا ہے جب تک گناہ سے نفرت نہ کرے؟ جب تک خُدا نے تجھے اپنی چھڑی سے گناہ کی وجہ سے دکھ نہ دیا ہو، وہ تجھے اپنی مکتب میں داخل نہیں کرتا۔ یہی تو حکمت کی ابتدا ہے—گناہ کی تلخی اور ہلاکت کو جاننا، اور اُس سے منہ موڑنا۔

یہی کلام اُس نے کیا جو دُعا کرنے والا شخص تھا۔ سارا زبور ایک دُعا ہے۔ خُدا دُعا کرنے والے کو سکھاتا ہے۔ وہی جو تجھے دُعا کرنا سکھاتا ہے، تجھے سب کچھ سکھائے گا۔ یہ مسیحی کی ابتدائی تعلیموں میں سے ایک ہے۔ دُعا کرنا سیکھنا۔ "دیکھ، وہ دُعا کرتا ہے"۔ یہی ساؤل ترسی کے بارے میں کہا گیا۔ اگر تُو دُعا کی ان نچلی سُرور سے آغاز کرے تو فرشتوں کی مانند گانا بھی سیکھ لے گا۔

یہی شخص جو یہ کہہ رہا ہے، ایک ایمان دار شخص تھا۔ وہ ایک بڑا گناہگار تھا، لیکن وہ بڑا ایماندار بھی تھا۔ یہ ایک عظیم ایمان "تھا، جیسا کہ ہم نے بیان میں کہا، کہ وہ کہہ سکے، "مجھے دھو، اور میں برف سے بھی زیادہ سفید ہو جاؤں گا۔ اب، اے گناہگار، اے رسوا گناہگار، لیکن تائب، دُعا گو، اور ایمان دار گناہگار، خُدا تجھے اب بھی حکمت سکھائے گا۔ تجھے حکمت عطا کرے گا۔

اے انسان، کیا تُو دیکھتا ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے؟ وہ تجھے یہ عطا کرے گا، بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر۔ وہ تجھے حکمت دے گا۔ اور حکمت، صداقت سے بھی اعلیٰ چیز ہے۔ تُو جانتا ہے کہ صداقت ایک چیز ہے، لیکن حکمت علم کے استعمال کا درست طریقہ ہے۔ بہت سے عالم احمق ہوتے ہیں۔ مگر حکیم شخص علم بھی رکھتا ہے، حالانکہ ہر عالم حکیم نہیں ہوتا۔ وہ چاہتا ہے کہ تُو صداقت رکھے، اور جہاں صداقت ہے، وہاں جو اُس کی پیروی کرتا ہے، وہ حکیم ہوتا ہے۔ وہ تیرے اندر صداقت ڈالے گا۔ یہ ہے تعلیم۔ تُو حکمت پائے گا۔ یہ ہے عمل۔ صداقت وہ گوہر ہے، اور حکمت اُس کی روشنی، اُس کی تابانی۔ وہ تجھے حکمت سے آشنا کرے گا۔

اب میں دو تین جملوں میں مختصراً کہوں گا کہ حکمت کو جاننا کیا ہے۔ فرض کرو تُو نے گناہ کی حقیقت کو جان لیا۔ تو اگر تُو نے سچائی سے اسے جانا ہے، تو تیری حکمت یہ ہو گی کہ اُس گناہ سے نفرت کرے۔ اگر تُو گناہ کی اصلیت کو پہچانتا ہے، تو تیری حکمت یہ ہو گی کہ اُس گناہ کو ایمان کے وسیلہ سے مسیح پر ڈال دے، جہاں خُدا نے اسے قدیم عہد اور فضل کے عہد میں رکھ دیا ہے۔ اور جب تیرا گناہ معاف ہو چکا ہو، اگر تُو گناہ کو صحیح طور پر جانتا ہے، اور اُس کے بارے میں حکمت رکھتا ہے۔ تو تُو اُس سے خبردار رہے گا، اُس کی لعنتی فطرت کو جانتے ہوئے، اور یہ کہ تُو اُس میں گرنے کے لیے کتنا مائل ہے۔ یوں، اگر تیرے دل میں گناہ کے بارے میں صداقت ہو، تو تیرے دل میں اُس کے بارے میں حکمت بھی ہو گی۔ تُو اُس پر نوحہ کرے گا، اُس کا اقرار کرے گا، اُسے مسیح کے پاس لے جائے گا۔ تُو اُس سے خبردار رہے گا، اُس سے نفرت کرے گا، اور اپنی عمر بھر اُس کے خلاف احتجاج کرے گا۔

اب ایک اور مضمون کو لے لیں، ایک مبارک مضمون، یعنی نجات دہندہ۔ اگر تیرے باطن میں نجات دہندہ کے بارے میں صداقت ہے، تو تُو اُسے واحد اور کامل نجات دہندہ جانتا ہے۔ تو تیری حکمت یہ ہو گی کہ تُو اُس پر زندگی گزارے، اُس کے ساتھ چلے، اُس کی مانند بنے، اور خُدا، جو چاہتا ہے کہ تُو مسیح کے بارے میں صداقت اپنے دل میں رکھے، تجھے سکھائے گا کہ تُو مسیح کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے۔ تیرے دل میں اور تیری زندگی میں تُو اُس کی پرستش کرے گا، اُس کی تعظیم کرے گا، یہاں تک کہ اپنی جان اُس کے لیے کھپا دے گا، کیونکہ یہی ہے "یسوع میں جو صداقت ہے" اُس کے ساتھ حکمت کا سلوک۔

اب ایک آخری مضمون لے لیں۔ اگر تُو نے خدمت کے بارے میں صداقت سیکھی ہے، اور خُدا چاہتا ہے کہ وہ صداقت تیرے دل میں ہو، کیونکہ تُو اُس کا خریدنا ہوا خادم ہے، اُس کے خون سے خریدا گیا، تو وہ تجھے خدمت میں بھی حکمت سکھائے گا۔ وہ تجھے دکھائے گا کہ تُو خود انکار کیسے کرے، خود کو وقف کیسے کرے، اپنی تمام قوت کو اُس کے قدموں پر کیسے نچھاور کرے، اپنے دشمنوں کا مقابلہ کیسے کرے، اپنی مشکلات پر کیسے غالب آئے، اُس کی جنگیں کیسے لڑے، اور تاج کیسے جیتے۔

وہ چاہتا ہے کہ تیرے دل میں اِس معاملہ کی صداقت ہو، اور وہ تجھے اِس میں مکمل حکمت دے گا۔

پس غور کر کہ جو کچھ خُدا ہم سے ایک مقام پر طلب کرتا ہے، اُسے وہی خُدا دوسرے مقام پر عنایت بھی فرماتا ہے۔ وہ گناہگاروں کے ساتھ راستی سے پیش آتا ہے۔ اُسے صاف بتا دیتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ پھر وہ اُن کے ساتھ فیاضی سے بھی پیش آتا ہے، کیونکہ وہ انہیں وہی بخشا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ وہ شریعت کو نیچا نہیں کرتا، نہ اُس کی روحانیت کو کم کرتا ہے تاکہ گناہگار کے موافق ہو جائے۔ وہ اُسے سچائی سے آگاہ کرتا ہے، کہ وہ چاہتا ہے کہ صداقت اُس کے باطن میں ہو۔ مگر جب وہ شریعت کو پیش کرتا ہے، تو اُسی وسعت سے انجیل مقدس کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

وہ گناہگار کے اندر وہی عمل پیدا کرتا ہے جو اُس کی فیض بخش شریعت طلب کرتی ہے۔ وہاں وہ پتھر کی لوحیں ہیں۔ خُدا اُن دس احکام میں سے ایک کو بھی نہیں ہٹاتا۔ بلکہ وہ رحم کے تخت کو اُن سب کے اوپر رکھ دیتا ہے۔ سب کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور یوں وہ مسیحی سے اُس کے باطن میں مطلوب کسی بات میں کمی نہیں کرتا، نہ اُسے ناقص تقدس یا دوسری درجہ کی فرمانبرداری پر قناعت کرنے کو کہتا ہے۔ وہ اُسے بتاتا ہے کہ وہ صداقت کا طالب ہے، بلکہ اُس

کے باطن تک میں۔
پھر وہ اُس کے پاس آ کر فرماتا ہے، "جو کچھ میں تجھ سے چاہتا ہوں، وہی میں تجھے دوں گا؛ جو میں تجھ سے مانگتا ہوں، وہی میں تجھ پر انعام کروں گا۔"

"باطن میں تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔"

اب میرے متن کو دُعا میں بدل دے

اے خُدا! میں اقرار کرتا ہوں کہ میرا باطن ویسا نہیں جیسا ہونا چاہیے، اور نہ ہی میں اُسے ایسا بنا سکتا ہوں۔ تُو مجھے میرے "بگڑے ہوئے دل کے باعث نابود کر دینے میں حق بجانب ہے، لیکن اہ! مجھے لے لے مجھے نجات دہندہ کے خون سے دھو دے۔"

"اپنی روح کو بھیج کہ مجھے نیا خلق کرے، اور میرے باطن میں مجھے حکمت سے آشنا کرے، اپنے رحم کی خاطر۔ آمین۔"

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرُجن

رُومیوں 34-1:8

یہ کلام جو ہم پڑھنے والے ہیں اُس عبارت کے بعد آتا ہے جس میں رسول اپنی جان کی کشمکش کو بیان کرتا ہے۔ یہ امر کچھ عجیب سا ہے کہ ایسا ہو، لیکن اس تضاد کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے آئیے ہم ساتویں باب کی آخری آیات سے آغاز کریں —آیت بائیس سے

رومیوں 25-22:7

کیونکہ میں باطنی انسان کی رُو سے خُدا کی شریعت سے خوش ہوں۔ مگر اپنے اعضا میں ایک اور شریعت کو دیکھتا ہوں جو میری عقل کی شریعت سے لڑتی ہے اور مجھے گناہ کی شریعت کی اسیری میں لے آتی ہے جو میرے اعضا میں ہے۔

اے مایوس انسان! کون مجھے اس موت کے بدن سے چھڑائے گا؟

خدا کا شکر ہو یسوع مسیح ہمارے خُداوند کے وسیلہ سے

پس میں خود عقل سے تو خُدا کی شریعت کا خادم ہوں، لیکن جسم سے گناہ کی شریعت کا۔

رومیوں 1:8

پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں، یعنی اُن پر جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں۔

کچھ نادان لوگوں نے کہا ہے کہ پولوس جب ساتویں باب کی آخری آیات لکھ رہا تھا تو وہ توبہ یافتہ نہ تھا۔ مگر میں جسارت سے کہتا ہوں کہ کوئی عام ایماندار، بلکہ محض وہی شخص جو تقدیس کی بلند ترین منزل پر فائز ہو، ایسے الفاظ قلمبند کر سکتا ہے۔ وہ شخص جو گناہ میں مردہ ہو، وہ خود کو "مایوس انسان" نہیں کہتا کیونکہ وہ اپنے اندر گناہ کو پاتا ہے؛ بلکہ وہ شخص جو خُدا کے فضل سے پاکیزہ بنا ہے، وہی اپنی پاکیزگی کی بدولت گناہ کی ہلکی سی موجودگی کو بھی نہایت شدت سے محسوس کرتا ہے —اس سے کہیں زیادہ جب اُس میں کم فضل اور زیادہ گناہ تھا۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ جس قدر ہم کامل بننے کے قریب ہوتے ہیں، اُسی قدر گناہ ہمارے لیے مکروہ ہوتا جاتا ہے، اور ہماری جان میں اُس کے خلاف شدید تر جنگ برپا ہوتی ہے تاکہ اُس کے آخری شرارے کو بھی بچھا دیا جائے۔

اے عزیزو، اگر تم اپنے اندر یہ کشمکش پاتے ہو، تو خُدا کا شکر کرو، بلکہ اُس سے دعا کرو کہ یہ جنگ اور بھی شدید ہو، کیونکہ یہ تمہارے لیے اس بات کا ثبوت ہوگی کہ تم پر کوئی سزا کا حکم نہیں —اس لیے کہ تم بُرائی کے خلاف نبرد آزما ہو۔

آیت 2

کیونکہ زندگی کی رُوح کی شریعت نے جو مسیح یسوع میں ہے، مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔

میں اُس کا غلام نہیں ہوں —میں اُس کا دشمن ہوں۔ میں اُس سے آزاد ہوں، اُس کے خلاف لڑ رہا ہوں، جیسے ایک آزاد شخص اُس سے لڑے جو اُسے اسیر کرنا چاہے۔

اگرچہ کبھی کبھی مجھے محسوس ہوتا ہے جیسے میں اسیر ہوں، مگر میں جانتا ہوں کہ میں نہیں ہوں —میں آزاد ہوں۔

آیات 3-4

کیونکہ جو بات شریعت سے نہ ہو سکی، اس لیے کہ وہ جسم کے سبب سے کمزور تھی، اُس کو خُدا نے کیا: اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی مشابہت میں اور گناہ کے واسطے بھیجا، اور جسم میں گناہ کی سزا دی۔

تاکہ شریعت کی راستبازی ہم میں پوری ہو، جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں۔

یہی ہماری فتح ہے، کہ خواہ جسم شہوت کرے، ہم اُس کے پیچھے نہیں چلتے۔ ہم خُدا کے فضل سے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ ہم محفوظ ہیں تاکہ ہماری زندگی کی جھکاؤ اور راہ خُدا کے رُوح کے دستور کے مطابق ہو۔

6-5

کیونکہ جو جسم کے پیچھے ہیں وہ جسم کی باتوں پر دھیان کرتے ہیں؛ اور جو رُوح کے پیچھے ہیں وہ رُوح کی باتوں پر۔ کیونکہ جسمانی نیت موت ہے، لیکن رُوحانی نیت زندگی اور سلامتی ہے۔

اے میرے عزیزو! کیسی ہولناک موت ہے اگر کبھی جسم ہم پر غالب آ جائے! اور اگر واقعی غالب ہو جائے، تو ہم جان لیں کہ ہم اب بھی موت میں ہیں۔ لیکن اے! کیا فرحت، کیا زندگی، کیا سلامتی ہے جب رُوح ہم پر حکمرانی کرتا ہے، تاکہ ہم رُوحانی خیال رکھتے ہیں۔ خُدا ہمیں اس نعمت کو کمال تک بخشے

8-7

کیونکہ جسمانی نیت خُدا کی دشمنی ہے؛ کیونکہ وہ نہ تو خُدا کی شریعت کے تابع ہے، نہ ہو سکتی ہے۔ پس جو جسم میں ہیں وہ خُدا کو پسند نہیں آ سکتے۔

لہذا لازم ہے کہ ہم نئے سرے سے پیدا ہوں۔ جسم کو بہتر بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پرانی شریعت میں جسم کی نجاست کو دور کرنا مقصود تھا، لیکن نئی شریعت میں جسم کو دفن کرنا ہے۔ اُسے مسیح کی موت میں غوطہ دینا ہی نئے عہد کا نشان ہے۔ اے! کہ ہم خُدا کی زندگی کی قوت کو جانیں جو جسم کی موت پر غالب آتی ہے

10-9

لیکن تم جسم میں نہیں بلکہ رُوح میں ہو، بشرطیکہ خُدا کا رُوح تم میں بسا ہو۔ اور اگر کسی میں مسیح کا رُوح نہیں، تو وہ اُس کا نہیں۔

اور اگر مسیح تم میں ہے تو بدن گناہ کے سبب سے مردہ ہے، لیکن رُوح راستبازی کے سبب سے زندگی ہے۔

اسی سبب سے ہم دکھ، کمزوریاں اور درد سہتے ہیں، کیونکہ بدن مردہ ہے۔ یعنی فنا کے لیے مقرر ہے، مرنا لازم ہے۔ وہ سڑنے کو ہے، اگر خُداوند نہ آئے، اور اگر آئے بھی تو ایک عجیب تبدیلی سے گزرنا ہو گا۔ پس ہم اپنے بدن کو مردہ سمجھتے ہیں۔ تعجب نہیں کہ درد و الم اور جسمانی مصائب ہم پر آتے ہیں۔ “لیکن مبارک ہو خُدا کا نام، ”رُوح زندگی ہے کیونکہ وہ راستبازی ہے۔

11

اور اگر اُس کا رُوح جو یسوع کو مردوں میں سے جلایا، تم میں بسا ہو، تو وہ جس نے مسیح کو مردوں میں سے جلایا تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے رُوح کے وسیلہ سے زندہ کرے گا جو تم میں بسا ہے۔

زندگی کی برکت بدن پر بھی آئے گی۔ وہ بھی لافانی ہو جائے گا، اُن تمام کمزوریوں اور غموں سے رہائی پائے گا جو گناہ اور موت اُس پر لائے۔

13-12

پس اے بھائیو، ہم جسم کے قرضدار نہیں کہ جسم کے مطابق زندگی گزاریں۔ کیونکہ اگر تم جسم کے مطابق زندہ رہو گے تو مر جاؤ گے؛ لیکن اگر تم رُوح کے وسیلہ سے بدن کے اعمال کو نیست و نابود کرو گے تو زندہ رہو گے۔

“یہ زندگی بخشنے والی اور زندہ کرنے والی بات ہے، کیونکہ ”تم زندہ رہو گے۔

14

کیونکہ جتنے خُدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔

خُدا کا کوئی مردہ فرزند نہیں۔ نہ کبھی تھا۔ خُدا مردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خُدا ہے۔

15

کیونکہ تم نے پھر سے خوف کی غلامی کا رُوح نہیں پایا بلکہ اے پالک ہونے کا رُوح پایا ہے جس کے ذریعہ ہم پُکار کر کہتے ہیں، ”ابا! اے باپ“

پہلے محبت، پھر فرزند۔ اب بیان میں بلندی آتی ہے۔

16

رُوح آپ ہی ہماری رُوح کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔

یہ پہلے زندہ کرنے والا رُوح ہے، اور پھر گواہی دینے والا رُوح—ہماری رُوح کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں۔

—اب اور بلند تر مقام

17

اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی؛ یعنی خُدا کے وارث اور مسیح کے ہم وارث—بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں۔

—پھر بلندی

17

تاکہ اُس کے ساتھ جلال پائیں۔

”اے! کیسی بلندی ہے یہ اُس آہ و زاری سے، ”اے مایوس انسان! کون مجھے اس موت کے بدن سے چھڑائے گا؟ یہاں تک کہ ”تاکہ ہم اُس کے ساتھ جلال پائیں“۔

19-18

کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اِس زمانہ کے دُکھ اُس جلال کے مقابل کچھ بھی نہیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔ کیونکہ مخلوق کی پوری اُمید خُدا کے بیٹوں کے ظاہر ہونے کی منتظر ہے۔

بات صرف یہ نہیں کہ رُوح بدن کو برکت دے گا، بلکہ رُوحانی لوگ ساری مخلوق کے لیے برکت کا باعث ہوں گے۔ مادہ پرستی، جو اُن مقدسوں کے بدن کی مانند ہے جن میں رُوحیں بسی ہوئی ہیں، اُسی نعمت میں شریک ہو گی جو مسیح لایا ہے۔

22-20

- کیونکہ مخلوق عبثیت کے تابع کی گئی ہے، نہ اپنی مرضی سے، بلکہ اُس کی وجہ سے جس نے اُسے امید کے ساتھ تابع کیا ہے۔ کیونکہ مخلوق خود بھی غلامی فساد سے نجات پائے گی اور خُدا کے بچوں کی جلالی آزادی میں شریک ہوگی۔ ہم جانتے ہیں کہ پوری مخلوق ابھی تک یکجا آہ و پکار کرتی ہے اور درد سہتی ہے۔

جیسے ہمارا بدن، یعنی وہ زمین جس میں ہمارا رُوح بستا ہے، ویسے ہی یہ وسیع زمین اُس بدن کی مانند ہے جس میں کلیسیا بستی ہے۔ اور جیسے اس بدن کو دُکھ اور تکلیف ہوتی ہے، ویسے ہی یہ مخلوق بھی درد میں ہے۔ مگر جیسا کہ یہ بدن قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا، ویسے ہی یہ مخلوق بھی، اگرچہ ”آہ و پکار کرتی ہے اور درد سہتی ہے“، خُدا کے بچوں کی ”جلالی آزادی“ میں داخل ہوگی۔

اور کیسا ہوگا وہ جہاں جو لعنت جس کا سبب آدم اور حوا کا گناہ تھا، کالوری کی جلالی کفارہ کے ذریعہ دور کر دی جائے گی۔ اور جب مسیح کا خون جو زمین پر گرا—یاد رکھو کہ وہ کبھی زمین سے ختم نہیں ہوا بلکہ کہیں موجود ہے—وہ پوری دنیا کو کفارہ دے گا، تو ساری دنیا نجات دہندہ کی قوت کی جیت کا ثبوت ہوگی۔

23

- اور نہ صرف مخلوق بلکہ ہم خود بھی، جنہیں رُوح کے پھلوں کی اول خالص دولت ملی ہے، اپنے اندر آہ و پکار کرتے ہیں، کہ ہم بیٹھے بننے کی امید رکھیں، یعنی اپنے بدن کی نجات کی منتظر ہوں۔

یقیناً، ہم اپنے اندر آہ و پکار کرتے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ ہم نہیں کرتے؟ اور جو بھائی کہتے ہیں کہ وہ کبھی آہ و پکار نہیں کرتے، کاش وہ بہتر سیکھیں۔ یہ فضل کی ایک نشانیاں اور خُدا کے فرزند کی صفات میں سے ہے کہ وہ کامل نہیں اور نہ ہی یہ سوچتا ہے کہ ہے، بلکہ کامل بننے کی چاہت میں آہ و پکار کرتا ہے۔ "ہم اپنے اندر آہ و پکار کرتے ہیں، بیٹے بننے کی امید میں، یعنی "اپنے بدن کی نجات کے لیے۔"

کیونکہ یہ فقیر بدن ابھی تک لعنت کے تحت ہے، درد میں ہے، جسمانی خواہشات اور شہوتوں کے تابع ہے جو اسے مشکل اور پریشان کرتے ہیں، مگر ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ جسم اور وہ ساری مخلوق جس میں ہم رہتے ہیں خوشی اور نجات پائے۔

30-24

- کیونکہ ہم امید کے ذریعہ نجات پاتے ہیں؛ اور جو امید دیکھی جائے وہ امید نہیں، کیونکہ جو شخص دیکھ لیتا ہے تو پھر کیوں امید کرے؟ لیکن اگر ہم اس چیز کی امید رکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے تو صبر سے اُس کے لیے انتظار کرتے ہیں۔ اسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوریوں کی مدد کرتا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیسی دعا کرنی چاہیے، لیکن رُوح خود ہمارے لیے ان الفاظ کے بغیر فریاد کرتا ہے جو بیان نہ کی جا سکیں۔

اور جو دلوں کو جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ رُوح کیا چاہتا ہے کیونکہ وہ مقدسوں کے لیے خُدا کی مرضی کے مطابق دعا کرتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ہر چیز اُن کے لیے بھلائی میں مل کر کام کرتی ہے جو خُدا سے محبت کرتے ہیں، یعنی اُن کے جو اپنے مقصد کے مطابق بلانے گئے ہیں۔ کیونکہ جنہیں اُس نے پہچانا، انہیں اُس نے پہلے سے مقدر کیا کہ وہ اپنے بیٹے کی صورت میں ڈھل جائیں، تاکہ وہ بہتوں میں پہلا پیدا ہوا ہو۔ اور جنہیں اُس نے مقدر کیا، انہیں اُس نے بھی بلایا؛ اور جنہیں اُس نے بلایا، انہیں اُس نے بھی راستباز ٹھہرایا؛ اور جنہیں اُس نے راستباز ٹھہرایا، انہیں اُس نے بھی جلال دیا۔

وہ ایسا بولتا ہے گویا یہ سب ہو چکا ہو، کیونکہ یہ عمل بیشتر مقدسوں میں ہو چکا ہے، اور بس پل بھر کا فاصلہ رہ گیا ہے کہ یہ ہم سب میں مکمل ہو جائے جو ایمان والے ہیں۔ انہیں ہم اسے مکمل سمجھیں، یہاں بھی، اس امید سے کہ ہم پہلے ہی جلال پاتے ہیں۔

32-31

- تو پھر ہم ان باتوں کے بارے میں کیا کہیں؟ اگر خُدا ہمارے حق میں ہے، تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟ جس نے اپنے بیٹے کو بخشا نہیں بلکہ ہم سب کے لیے دے دیا، وہ کیسے اُس کے ساتھ سب کچھ ہمیں بخشنے سے انکار کرے گا؟

کیوں، ہم حیرت، محبت اور تعریف میں گم ہیں۔ مگر اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں، کیونکہ یہ ہمارے جدوجہد کا تعلق ہے جب ہم یہاں اس زمین پر ہیں۔ پولس کے دل پر ابھی بھی جسم کے خلاف لڑائی کا سایہ ہے۔ تو ان مبارک باتوں کے پیش نظر اس جدوجہد کے بارے میں ہم کیا کہیں؟ یہی کہ "اگر خُدا ہمارے حق میں ہے، تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟"

34-33

- کون خدا کے چنے ہوئے لوگوں پر کوئی الزام لگائے گا؟ وہی خُدا ہے جو راستباز کرتا ہے۔ کون ہے جو ملزم ٹھہرائے؟ وہی مسیح ہے جو مرا، بلکہ وہ جو جی اٹھا، اور جو خُدا کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے، جو ہمارے لیے شفاعت کرتا ہے۔

یہ بھی ناممکن ہے—اور اگر نہ خُدا اور نہ مسیح ملزم ٹھہراتے ہیں، تو ہمیں کس قاضی سے ڈرنا چاہیے؟ زمین کے تمام کے قاضی، زندوں اور مردوں کے قاضی—اگر یہ دونوں نہیں ملزم ٹھہراتے تو جو چاہے ملزم ٹھہرائے۔